بسم اللہ الرحمن الرحیم

# رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ

## "اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا دیجئے"(التحریم:11)

تحریر: مصعب بن عمیر، پاکستان

یہ اللہ ہی ہے جو انسان میں جنت کے حصول کی خواہش کو جگا سکتا ہے اور اُسے اِس قابل کر سکتا ہے کہ اس کی نگاہیں اس دنیا کی زندگی کی لذتوں اور آسائشوں سے آگے اُس دنیا کو دیکھ سکیں جو کبھی نہ ختم ہونے والی ہے اور جس کی لذتیں اور آسائشیں بھی نہ ختم ہونے والی ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمارے سمجھنے کے لیے ایسی مثال بیان کرتے ہیں کہ انسانی ذہن اس کے متعلق سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے، اس کا دل اُسے پانے کی خواہش سے لبریز ہو جاتا ہے اور اس کی آنکھیں اُسے دیکھنے کی تمنا میں آنسوؤں سے بھر جاتی ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں، **وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ** "اور اللہ نے ایمان والوں کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی، جب اس نے دعا کی کہ اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا دیجئے اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا لیجئے اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے دیجئے"(التحریم:11)

سبحان اللہ! کس قدر طاقتور مثال ہے فرعون کی بیوی، حضرت آسیہ بنت مزاحم کی! ان کی شادی اس گھر میں ہوئی تھی جہاں دولت کی اس قدر فراوانی تھی اور وہ گھر ایسی زبردست طاقت کا حامل تھا کہ اپنی پوری زندگی لگا دینے کے باوجود دنیا کے کچھ ہی لوگ ایسی دولت اور طاقت حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ ایک نرم دل، شفیق اور خیال رکھنے والی ماں تھیں اور انہیں ان سے بہت لگاؤ جن کی انہوں نے پرورش کی تھی، اور وہ اپنے ان پیاروں کی جدائی پر غم ناک تھیں۔ لیکن اپنے ایمان کی خاطر انھوں نے اپنی نگاہیں اس جانب مرکوز کر دیں جو اس بات کی زیادہ حقدار تھی یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جنت۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ "زمین پر بسنے والے لوگوں میں فرعون سب سے زیادہ جابر اور ایمان کی دولت سے محروم تھا۔ اللہ کی قسم! اس کی زوجہ اس کے کفر سے متاثر نہیں ہوئیں کیونکہ اس کی زوجہ (آسیہ) نے اپنے رب کی تابعداری کی تھی"۔ یہ اللہ کی تیار کردہ جنت کی طرف نگاہیں مرکوز کرنے کا نتیجہ تھا کہ ایک نازک اور کمزور عورت نے فولاد جیسے مضبوط ارادے کا مظاہرہ کیا۔ ایسا مضبوط ارادہ کہ جسے انسانی تاریخ کا جابر ترین شخص نہ توڑ سکا! ابنِ جریر طبری روایت کرتے ہیں کہ سلیمان نے بیان کیا کہ "فرعون کی بیوی پر سورج کی تپش میں تشدد کیا جاتا۔ جب فرعون اپنے تشدد کے سلسلے کو روکتا تو فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کر دیتے۔ انھیں جنت میں ان کا گھر دکھایا گیا"۔ ابنِ جریر طبری بیان کرتے ہیں کہ القاسم بن ابی بازح نے بیان کیا کہ "فرعون کی بیوی نے پوچھا، 'کون غالب رہا'۔ جب ان سے کہا گیا: موسیٰ اور ہارون، تو انہوں نے فرمایا: 'میں ایمان رکھتی ہوں موسیٰ اور ہارون کے رب پر"۔

یہ اُس جنت کے حصول کی شدید خواہش تھی کہ جس نے حضرت آسیہ کو جابر اور اس کے جبر کے سامنے ثابت قدم رکھا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان سے اس قدر خوش ہوئے کہ انھیں اُس موت سے محفوظ رکھا جو جابر انھیں دینا چاہتا تھا۔ اس کے مارنے سے قبل ہی ان کی روح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس پہنچ گئی۔ فرعون نے اپنے ساتھی ان کی طرف بھیجے، اس حکم کے ساتھ کہ سب سے بڑا پتھر تلاش کرنا اور اگر وہ اپنے ایمان پر اصرار کرے تو پتھر سے اس کا سر کچل دینا، ورنہ وہ میری بیوی ہے۔ جب فرعون کے ساتھی حضرت بی بی آسیہ کے پاس پہنچے تو انھوں نے آسمان کی جانب دیکھا اور جنت میں موجود اپنے گھر کو دیکھا۔ انھوں نے بدستور اپنے ایمان پر اصرار کیا اور پھر اللہ کے حکم سے ان کی روح قبض کر لی گئی۔ وہ پتھر کہ جس کے ذریعے فرعون نے انہیں مارنے کا حکم دیا تھا، وہ ان کے بے جان جسم پر ہی پھینکا گیا۔ یہ مثال ہر اس مرد اور عورت کے لئے ہے جو اس دنیا کو چھوڑ کر اپنے رب کی رضا کے لئے حق پر قائم رہتا اور جابر کے سامنے ڈٹا رہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پاکیزہ روح کے متعلق فرمایا، **أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْن** "جنت کی خواتین میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم ہیں"۔

آج اس دَور کے مسلمانوں کے لئے حضرت آسیہ کی انتہائی طاقتور مثال موجود ہے کہ جو انھیں اُبھارے اور اس بات کی تحریک دے کہ وہ آج کے دور کے جابروں، شام کے بشارالاسد، ازبکستان کے کریموف اور ان جیسوں کے سامنے استقامت کے ساتھ کھڑے ہو سکیں، جو مسلمانوں پر کفر نافذ کرتے ہیں۔ ہمیں کسی صورت پیچھے نہیں ہٹنا خواہ کوئی جان سے مارنے کی دھمکیاں دے یا ہمیں جان سے مارنے کی کوشش کرے۔ اس دنیا کی زندگی اور اس میں پیش آنے والی تکالیف کا جنت کی ہمیشہ ہمیشہ کی راحت سے کیا مقابلہ ہے؟ إِنَّ الَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّلِحَاتِ وَأَخْبَتُواْ إِلَى رَبِّهِمْ أُوْلَئِكَ أَصْحَبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَلِدُونَ "یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے کام بھی نیک کیے اور اپنے پالنے والے کی طرف جھکتے رہے، وہی جنت میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہی رہنے والے

ہیں"(ھود:23)۔ ہمیں کسی صورت جبر کو ختم کرنے کی کوشش سے پیچھے نہیں ہٹنا، چاہے زندانوں میں چلے جانے کی وجہ سے یا جابروں کے غنڈوں سے بچنے کے لئے ہمیں اپنے گھر ہی کیوں نہ چھوڑنے پڑیں اور اس کے نتیجے میں ہم ان لوگوں سے ہی کیوں نہ جدا ہو جائیں جن سے ہم محبت کرتے ہیں۔ بے شک اگر ہمیں اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں اور بوڑھے والدین سے جدا ہونا پڑے تو دل غم سے بوجھل ہو جاتا ہے لیکن اگر اس کا تقابل ہمیشہ ہمیشہ کی جنت کی زندگی سے کیا جائے جہاں ہمیں پھر اپنے پیاروں سے ملا دیا جائے گا اور پھر کوئی کبھی بھی ہمیں ان سے جدا نہ کر سکے گا تو دنیا کی جدائی اس کے سامنے بہت مختصر ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں، جَنَّتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ ءَابَائِهِمْ وَأَزْوَجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالمَلَئِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِّن كُلِّ بَابٍ "ہمیشہ رہنے کے باغات، جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے، ان کے پاس فرشتے ہر دروازے سے آئیں گے"(الرعد:23)۔ لہٰذا اللہ انھیں ان کے پیاروں کے ساتھ اکٹھا کرے گا جو ان کے باپوں، خاندان اور اولادوں میں سے ہونگے اور نیکوکار بھی ہونگے اور اس بات کے حقدار ہونگے کہ وہ جنت میں داخل ہوں تاکہ انھیں دیکھ کر ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک ملے۔ جدائی کے بعد یہ کیا ہی خوشیوں والا ملاپ ہو گا! ادْخُلُواْ الْجَنَّةَ أَنتُمْ وَأَزْوَجُكُمْ تُحْبَرُونَ - يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَفٍ مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَبٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الأَعْيُنُ وَأَنتُمْ فِيهَا خَلِدُونَ - وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِى أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ - لَكُمْ فِيهَا فَكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ "تم اور تمھاری بیویاں ہشاش بشاش (راضی خوشی) جنت میں چلے جاؤ۔ ان پر ہر طرف سے سونے کی رکابیوں اور سونے کے گلاسوں کا دَور چلایا جائے گا۔ ان کے جی جس چیز کی خواہش کریں اور جس سے ان کی آنکھیں لذت پائیں، سب وہاں ہو گا اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ یہی وہ جنت ہے کہ تم اپنے اعمال کے بدلے اس کے وارث بنائے گئے ہو۔ یہاں تمھارے لئے بکثرت میوے ہیں جنھیں تم کھاتے رہو گے"(الزخرف:73-70)۔ وہ لوگ جنھیں ان کے پیاروں سے جدا کر دیا گیا ہے انہیں چاہیے کہ وہ صبر کریں اور اپنی اس صورتحال پر افسوس نہ کریں اور نہ ہی غم زدہ ہوں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جنت میں ان لوگوں کے درجات کو بھی بلند فرمائیں گے جن کے درجات بلند نہیں ہوں گے اور انہیں بلند درجوں والوں تک بلند کریں گے اور ایسا کرنے سے بلند درجوں والوں کے درجات کم نہ ہوں گے اور یہ اللہ کی خاص مہربانی ہو گی۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ، جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ "ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! اس آدمی کے متعلق آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں جو لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان کے درجات کو نہیں پہنچ پاتا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے"(بخاری:5703)۔ بزار نے حسن اسناد کے ساتھ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: مَنْ أَحَبَّ رَجُلا لِلَّهِ ، فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّكَ لِلَّهِ ، فَدَخَلا الْجَنَّةَ ، فَكَانَ الَّذِي أَحَبَّ أَرْفَعُ مَنْزِلَةً مِنَ الآخَرِ، الْحَقُّ بِالَّذِي أَحَبَّ لِلَّهِ "جو شخص بھی اللہ کی خاطر کسی سے محبت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے تم سے اللہ کے واسطے محبت کی، اور پھر ان دونوں کو جنت میں داخل کر دیا گیا، تو اگر ان میں سے ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہوا تو دوسرے کو پہلے والے کے ساتھ ملا دیا جائے گا"(بزار:2439)۔

تو ہمیں جابروں کے سامنے ثابت قدم رہنا ہے، اسلام کی چوکیوں کی حفاظت کرنی ہے، یوں مسلمانوں کو مصائب سے بچانا ہے اور بلند درجات کو حاصل کرنا ہے کہ یہی جنت کا راستہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، هَلْ تَدْرُونَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللهِ؟ "کیا تم جانتے ہوں کی اللہ کی مخلوقات میں سے کون سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گا؟ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللهِ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُونَ الَّذِينَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ، وَتُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَيَمُوتُ أَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِي صَدْرِهِ، لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً، فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ مَلَائِكَتِهِ: ائْتُوهُمْ فَحَيُّوهُمْ، فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: نَحْنُ سُكَّانُ سَمَائِكَ، وَخِيرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ، أَفَتَأْمُرُنَا أَنْ نَأْتِيَ هَؤُلَاءِ وَنُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ؟ فَيَقُولُ: إِنَّهُمْ كَانُوا عِبَادًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا، وَتُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ، وَتُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَيَمُوتُ أَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً قَالَ : فَتَأْتِيهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذَلِكَ فَيَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَاب "اللہ کی مخلوقات میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے غریب مہاجرین ہوں گے کہ جن کی وجہ سے سرحدوں کی حفاظت ہوئی ہو گی اور مشکلات سے بچاؤ ہوا ہو گا۔ ان میں سے کوئی اس حال میں مرا ہو گا کہ اس کی ضرورت اس کے دل میں ہی رہ گئی کیونکہ وہ خود اپنی اس ضرورت کو پورا نہیں کر سکتا تھا۔ پس اللہ اپنے فرشتوں میں سے جن کو چاہے گا کہے گا کہ ان کے پاس جاؤ، ان کا استقبال کرو اور انہیں سلام کہو۔ فرشتے کہیں گے کہ ہم آپ کی جنت میں رہنے والے ہیں اور آپ کی تخلیقات میں سے سب سے بہترین ہیں، تو کیا آپ ہمیں یہ حکم دیتے ہیں کہ ہم ان کے پاس جائیں، ان کا استقبال کریں اور انہیں سلام کہیں۔ اللہ فرمائیں گے، یہ میرے وہ بندے ہیں جنھوں نے میری عبادت کی اور کسی شخص یا چیز کو میرے ساتھ شریک نہیں ٹھہرایا، ان کی وجہ سے سرحدوں کی حفاظت ہوئی اور مشکلات کا سدِ باب ہوا۔ ان میں سے کوئی اس حال میں مرا کہ اس کی ضرورت اس کے دل میں ہی رہ گئی کیونکہ وہ اس کو حاصل نہیں کر سکتا تھا، پس فرشتے ان کا استقبال کریں گے اور ہر دروازے سے ان کی طرف آئیں گے"۔

جابروں کو ہٹانے اور جنت کے حصول کی راہ میں آنے والی مشکلات اور مصائب سے ہم نے کسی صورت نہ تو گھبرانا ہے اور نہ ہی اس پر افسوس کرنا ہے۔ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْاْ مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُواْ حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ الَّذِينَ ءَامَنُواْ مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلاَ إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ "کیا تم یہ گمان کئے بیٹھے ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ اب تک تم پر وہ حالات نہیں آئے جو تم سے اگلے لوگوں پر آئے تھے، انھیں سختیاں اور مصیبتیں پہنچیں اور وہ یہاں تک جھنجوڑے گئے کہ رسول اور ان کے ساتھ ایمان والے کہنے لگے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن رکھو کہ اللہ کی مدد قریب ہی ہے" (البقرۃ:214)۔ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَـهَدُواْ مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّـبِرِينَ "کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ اب تک اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ تم میں سے جہاد کرنے والے کون ہیں اور صبر کرنے والے کون ہیں" (آل عمران:143)۔ ہمیں اس زمین پر اللہ کے دین کے نفاذ کے لئے خلافت کے قیام کی جدوجہد کرنی ہے اور یہ جدوجہد ایسی شاندار ہونی چاہیے کہ جابر خوفزدہ ہو جائیں، ان کا اقتدار لڑکھڑائے اور زمین بوس ہو جائے اور ان کا جبر ہمارے ایمان کی مضبوطی اور ثابت قدمی کے باعث پاش پاش ہو جائے!